© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

ہوئی مدت کہ لطفِ پیرِ میخانہ نہیں دیکھا
جو ہم تک آئے ایسا دورِ پیمانہ نہیں دیکھا

سبک پرواز ہستی بے نیازِ ہر تعین ہے
کسی نے بوئے گل کا گل پہ کاشانہ نہیں دیکھا

ہجومِ رنگ و بو کی مستیاں دیکھے گلستاں پر
ہرِ میخانہ جس نے ابرِ میخانہ نہیں دیکھا

اُسے کیفِ تماشا کیا ہو حاصل جنبشِ گل سے
کفِ ساقی میں جس نے رقصِ پیمانہ نہیں دیکھا

ہو شمعِ دیر و کعبہ یا چراغِ وادیِ ایمن
کسی کو بھی شریکِ شامِ غم خانہ نہیں دیکھا

کسی منزل سے گزرے گمرہِ منزل نہیں ہوتا
کہیں بھٹکا ہوا رہ گیرِ میخانہ نہیں دیکھا

پسِ جلوہ مقامِ جلوہ گر ہے، برہمن تو نے
بچشمِ دل چراغِ شامِ بت خانہ نہیں دیکھا

خودی و بیخودی میں فرق کرنا سخت مشکل ہے
نہ ہو فرزانہ جو ہم نے وہ دیوانہ نہیں دیکھا

مآلِ سوزِ غم کو وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے
جنھوں نے بزم میں انجامِ پروانہ نہیں دیکھا

آلم طوفِ حرم کو جا چکا شاید کئی دن سے
اسے ہم نے پسِ دیوارِ بُت خانہ نہیں دیکھا

© rasailojaraid.com